رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

از الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

روزنامہ

DAILY AL FAZL QADIAN.

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ "الفضل" ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عہ
ششماہی ۸ عمر
سہ ماہی ۳ ۱۲ ر
ماہانہ ۔ عہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲

نمبر ۵۳	مطابق ۳۰ اگست ۱۹۳۶ء	یوم یکشنبہ	۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ اگست ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے ؛

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے دفتر سالانہ سے تشریف نہ لانے کی وجہ سے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی ۔ اور خطبہ میں خلیفۂ وقت کی اطاعت کو تمام کامیابیوں کی جڑ ثابت کرتے ہوئے فرمانبرداری کا کامل نمونہ پیش کرنے کی تلقین کی ؛

افسوس ۔ آج سید حافظ عبد المجید صاحب آف منصوری کا انتقال ہوگیا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مفصل خبر دوسری جگہ درج کی گئی ہے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کا نصب العین کیا ہے؟

"اگرچہ مختلف الطبائع انسان اپنی کوتاہ فہمی یا پست ہمتی سے مختلف طور کے مدعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہرا لیتے ہیں ۔ اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھہر جاتے ہیں ۔ مگر وہ مدعا جو خدا تعالےٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے ۔ یہ ہے ۔ فرماتا ہے ۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ یعنی میں نے جن اور انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے ۔ کہ وہ مجھے پہچانیں ۔ اور میری پرستش کریں ۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالےٰ کی پرستش اور خدا تعالےٰ کی معرفت ۔ اور خدا تعالےٰ کے لئے ہو جانا ہے ۔ یہ تو ظاہر ہے ۔ کہ انسان کو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے ۔ کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے ۔ کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے ۔ اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا ۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے ۔ اور جس نے اسے پیدا کیا ۔ اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلےٰ قویٰ اس کو عنایت کئے ۔ اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے ۔ خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے ۔ یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت ۔ اور خدا میں فانی ہو جانا ہی ہے "

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ کے حضور ایک مخلص کا عریضہ

ڈاکٹر محمد شاہ نواز خانصاحب افریقہ سے حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں حضور نے ۲۸ر جون کے جلسہ تحریک جدید پر قادیان میں جو تقریر فرمائی۔ اور جس تکلیف میں حضور نے دردناک اپیل قوم سے کی ہے۔ خصوصاً حضور کے حلق کی تکلیف کا جو کہ میرے خیال میں بوجہ زیادہ استعمال کے vocal cords کے Paralysis کی حد تک پہونچا ہوا تصور کر کے دل میں بہت درد پیدا ہوا اور ان مخلصوں یا نادان دوستوں کے متعلق افسوس بھی ہوا۔ جنہوں نے حضور کو ایسی حالت میں تقریر فرمانے کے لئے عرض کیا۔ عاجز کے ناقص خیال میں تحریک جدید کا معاملہ اب اس حد تک پہونچ چکا ہے۔ کہ ہر سچے مخلص کے دل میں ایک چر کر لگ چکا ہے۔ اور ہر دردمند قلب کے اندر ایک جلن اور سوز پیدا ہو چکا ہے۔ اس سے زیادہ زور دینے کی شاید اب ضرورت نہ ہو۔ بار بار تحریک کرنے سے کمزوروں اور منافقوں کو شاید ہی احساس ہو۔ لیکن مخلصین کا ثواب ضرور کم ہو رہا ہے۔ اور ہم شرمندہ ہیں۔ کہ یہ تو ابتدائی سبق قربانی ہے۔ اسلام کی نازک حالت حضور نے جن دردناک الفاظ اور طریق سے بیان فرمائی ہے۔ اس سے دل میں بے حد درد پیدا ہو گیا ہے۔ اور دل یہی چاہتا ہے۔ کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر تبلیغ کے لئے نکل کھڑا ہوں۔ مگر امام کے اذن کے بغیر کوئی جہاد بابرکت نہیں ہو سکتا۔ اس لئے مجبور ہوں۔ کہ اپنے جذبات کو اس وقت تک دبا رکھوں۔ اور اس آگ کو اس وقت تک بند رکھوں۔ جب تک کہ ابراہیم ثانی کے پرندوں کو فاسعوا الیٰ ذکر اللّٰہ و ذروا البیع کا ارشاد نہ پہونچ جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ہر رنگ کا فضل ہے۔ ہر طرح کے آرام و آسائش کے سامان موجود ہیں۔ مگر دل میں چین نہیں۔ جس کی وجہ یہی ہے۔ کہ قوم کے لئے سخت نازک دن ہیں۔ اسلام یتیم اور قرآن مہجور ہو چکا ہے۔

سادہ زندگی کے متعلق عرض ہے۔ کہ باوجود وسعت ہونے کے وہی سادہ حالت ہے۔ اور پچھلے سال سے کوئی تغیر نہیں ہوا۔ اور مالی مطالبہ بھی بفضل خدا پورا کر دیا ہے۔ اور ارادہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے اس فضل کے شکریہ کے پیش نظر کہ اس نے ہم کو مالی مطالبہ پورا کرنے کی توفیق دی۔ کچھ زائد بھی دیا جائے۔ تا حضور کی اس تکلیف کا بھی ازالہ ہو جائے۔ جو کہ سُست اور اب تک ادا نہ کرنے والوں کی وجہ سے ہوئی ہے۔ عاجز -/۴۰ شلنگ کا اضافہ انشاء اللہ کرے گا۔ پہلے رقم -/۲۱۳ شلنگ ادا ہو چکی ہے۔ اس طرح کل رقم -/۲۵۳ شلنگ ہو جائے گی۔

عملی اصلاح کے متعلق بھی حضور کی تجاویز کا انتظار ہے۔ نیز نئے سال کی مالی تحریک کے لئے بھی چشم براہ ہوں تیسرے سال کے لئے -/۴۰۰ شلنگ کا وعدہ کر دیا ہوا ہے۔ اگر وسعت ہوئی۔ تو اس میں اضافہ کر دیا جائیگا انشاء اللہ۔

ہمارا سب کچھ حضور اور اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ کم از کم بیعت کرتے وقت یہی عہد کیا تھا۔ حضور دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ اور اپنے فضل سے وہ راہ بتائے۔ جس سے ہم اس محبوب حقیقی کو پا سکیں خواہ اس کے لئے عزت۔ جان۔ مال۔ اولاد۔ وطن غرضیکہ سب کچھ بھی دینا پڑے۔"

وہ احباب جنہوں نے سال رواں کا وعدہ ابھی تک پورا نہیں کیا۔ خاص طور پر توجہ فرمائیں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔ قادیان)

حافظ سیّد عبدالمجید صاحب کا انتقال پُرملال

نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ آج حافظ سیّد عبدالمجید صاحب آف منصوری انتقال کر گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ سید صاحب موصوف نہایت مخلص اور احمدیت کی محبت میں کلیۃً گداز انسان تھے۔ کچھ عرصہ ہوا جب ان کی صحت گرنے لگی۔ تو انہوں نے اپنا وسیع کاروبار چھوڑ چھاڑ کر در محبوب پر آ ڈیرا لگایا۔ اور پھر یہاں سے ان کو موت کا بے پناہ ہاتھ ہی جدا کر سکا۔ سید صاحب مرحوم اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی ہوئے۔ اور پھر اس دلسوزی اور خیرخواہی کے ساتھ اپنے خاندان میں تبلیغ کرتے رہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج ان کا سارا کنبہ نہایت مخلص احمدی ہے۔ سید صاحب مرحوم بڑی خوبیوں کے انسان تھے۔ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کرنا اور ہر احمدی بھائی کی تکلیف کو شدت کے ساتھ محسوس کرنا ان کی فطرت کا خاصہ تھا۔ نہایت رقیق القلب اور ہمدرد تھے۔ بڑے متقی اور پرہیزگار تھے۔ مجھے ان کے انتقال سے اس لئے بھی صدمہ ہے۔ کہ میرے مخلص دوست تھے۔ دن میں جتنی بار بھی ملتے۔ بحد محبت اور اخلاص سے ملتے۔ سیّد صاحب کی وفات ان کے خاندان کے لئے تو بہت بڑا صدمہ ہے ہی۔ میں سمجھتا ہوں۔ سید صاحب کے دوستوں کے وسیع حلقہ میں بھی اسے سختی کے ساتھ محسوس کیا جائیگا۔

بعد نماز عصر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ایک بڑے مجمع سمیت نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ بیرونی احباب بھی دعائے مغفرت کریں۔ اس صدمہ میں مرحوم کے تمام خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ

احباب و عہدہ داران جماعت کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

سلسلہ کی خاص ضروریات توسیع مہمانخانہ۔ مسجد مبارک و مسجد اقصےٰ اور جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق اخبار الفضل میں ۸ر جولائی ۱۹۳۶ء کو اور پھر علیحدہ طور پر وہی تحریک ۱۲ر جولائی کو جماعتوں اور احباب کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہے۔ اس تحریک کا چندہ ۱۵ر اکتوبر تک یکمشت یا تین اقساط کے ذریعہ ادا ہو جانا ضروری ہے۔ توسیع مہمان خانہ کا کام شروع ہو چکا ہے۔ مسجد مبارک کی توسیع کے لئے ملحقہ دوکانیں خریدی جا چکی ہیں۔ مسجد اقصےٰ کی مزید توسیع کا معاملہ خاص اہمیت اختیار کئے ہوئے ہے۔ ہر جمعہ کو اس کی مزید توسیع کی ضرورت کا اعادہ ہوتا رہتا ہے۔ باوجود حال ہی کی توسیع کے مسجد میں تمام نمازیوں کے لئے گنجائش نہیں ہوتی۔ اس گرمی کی شدت میں سینکڑوں آدمی دھوپ میں مسجد کی چھتوں اور بازار اور گلی کوچوں میں نماز پڑھنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کا کام بھی شروع ہونے والا ہے۔ الغرض کوئی بھی ایسی ضرورت نہیں ہے۔ جس کو پیچھے ڈالا جا سکے۔ ان سب ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے روپے کا سوال درپیش ہے مہمانخانہ کی تعمیر چھت تک پہونچ چکی ہے۔ گارڈر اور ضروری مصالحہ اور مزدوری کے لئے روپیہ کا سختی سے مطالبہ ہو رہا ہے۔ الغرض ان سب کاموں کے لئے جو تحریک احباب اور جماعتوں میں بھجوائی ہوئی ہے۔ اس کے لئے احباب اور عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنا اور اپنی جماعتوں سے جلد چندہ فراہم کر کے بھجوائیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ بروقت روپیہ نہ پہونچنے سے کام میں روک واقع پیدا ہو کر حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے تشویش کا موجب ہو۔

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

حکومتِ کشمیر کی جماعت احمدیہ کے مذہبی حقوق میں مداخلت

کیا یہی عدل و انصاف کا تقاضا ہے؟

جماعت ہائے احمدیہ علاقہ کشمیر کا سالانہ مذہبی جلسہ ۲۲-۲۳ر اگست کو ایک مقام ہاری گام میں قرار پایا تھا اس کی بندش کا جو حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سری نگر نے پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ سری نگر کو ۱۲ر اگست بوقت ۴ بجے شام دیا۔ اس کا مختصراً ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ اس سے متعلق تفاصیل کا ہمیں انتظار تھا۔ چونکہ وہ ایک حد تک معاصر "اصلاح" سری نگر (۲۴ر اگست) کے ذریعہ حاصل ہو گئی ہیں۔ اس لئے ذیل میں حکومتِ کشمیر کی اس غلط کاری پر روشنی ڈالی جاتی ہے:-

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سری نگر نے زیر دفعہ ۱۴۴ - جو نوٹس پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ سری نگر کے نام جاری کیا اس میں ممانعت جلسہ کی وجہ یہ درج کی ہے کہ:۔ "میرے پاس اس امر کے باور کرنے کے یقینی ثبوت ہیں۔ کہ اگر یہ جلسہ منعقد کیا جائے۔ تو امن عامہ کو خطرہ ہے" لیکن یہ خطرہ اس وجہ سے نہ تھا۔ کہ جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے مذہبی جلسہ میں امن عامہ کے خلاف کوئی فعل سرزد ہونے والا تھا۔ یا اس میں تقریریں کرنے والے احمدی علماء ایسے تھے۔ جن کے متعلق امن میں خلل پیدا کرنے کا حکومتِ کشمیر کے پاس کوئی یقینی ثبوت موجود تھا۔ بلکہ صرف اس وجہ سے ہو سکتا تھا۔ کہ مخالفین جماعت احمدیہ اپنی طاقت۔ اور جتھے کے بل بوتے پر قانون شکنی کے مرتکب ہو کر فساد پیدا کرتے۔ اور اس طرح احمدیوں کو اپنے اس حق سے جو بروئے قانون انہیں حاصل ہے۔ محروم کر دیتے۔

کشمیر کے احمدیوں کے نمائندوں کی حکام متعلقہ سے جو گفتگو ہوئی۔ اور جس کا ذکر معاصر "اصلاح" نے کیا ہے۔ اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ کہ حکام کو فساد کا خطرہ احمدیوں کی طرف سے ہرگز نہ تھا۔ بلکہ ان لوگوں کی طرف سے تھا۔ جو نہیں چاہتے تھے۔ کہ احمدی جلسہ کر کے اپنا مذہبی فریضہ ادا کریں۔ اور وہ جبر و تشدد کے ذریعہ انہیں جلسہ کے انعقاد سے روکنا چاہتے تھے۔ چنانچہ معاصر مذکور لکھتا ہے۔

"جماعت احمدیہ کے افراد اپنی طرف سے پورے امن سے جلسہ کرنے کے لئے تیار تھے۔ حکومت کے افسروں کو صاف طور پر بتا دیا گیا تھا۔ کہ ہم پورے طور پر پُر امن رہیں گے۔ کسی کی دل آزاری نہیں کریں گے جلسہ میں آپ اپنا انتظام رکھیں۔ اوّل تو امید نہیں۔ لیکن اگر بالفرض محال آپ کے خیال میں ہمارا کوئی مقرر حد سے تجاوز کرنے لگے۔ تو آپ اسے روک دیں۔ حکومت کے افسروں کو اس قدر تسلی دینے کے باوجود جو جواب ملا۔ وہ یہ تھا۔ کہ "اگر آپ کے مخالفین آپ کی تقریریں سننے کو تیار نہ ہوں اور وہ محض آپ کی تقریروں کو ہی دل آزاری خیال کریں۔ یا وہ آپ کا جلسہ نہ ہونے دینا چاہتے ہوں۔ خواہ آپ کی تقریریں دل آزار نہ ہوں۔ تو پھر"؟

اس کا جواب سوائے اس کے کیا دیا جا سکتا تھا۔ کہ جو حکومت ایک ایسے فریق کے سامنے جو کھلم کھلا قانون شکنی کرنا چاہے۔ اور دوسرے فریق کو اس کے جائز حق سے محروم کرنے پر آمادہ ہو۔ اس قدر عاجز اور درماندہ ہو جائے وہ حکومت کہلانے کی مستحق نہیں۔ بلکہ اندھیر نگری کہلا سکتی ہے۔ ایسے مدبّر اور معاملہ فہم حکام سے کوئی عجب نہیں۔ کہ اگر معاندینِ احمدیت ان سے یہ مطالبہ کریں۔ کہ احمدیوں کا وجود ہی ان کے لئے وجۂ اشتعال ہے۔ ان کو حدودِ ریاست سے باہر نکال دیا جائے۔ ورنہ ہم خود ان کو جبر و تشدد کے ذریعہ نکالنے کی کوشش کریں گے۔ اور اس طرح فتنہ و فساد پھیلائیں گے۔ تو وہ حکم دے دیں گے کہ چونکہ ہمارے پاس اس امر کے باور کرنے کے یقینی ثبوت ہیں۔ کہ اگر احمدی حدودِ ریاست میں رہے۔ تو امن عامہ کو خطرہ ہے۔ اس لئے ہم ان اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے جو ہمیں حاصل ہیں۔ تمہیں ہدایت دیتے ہیں۔ کہ آج کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر اندر حدودِ ریاست سے باہر نکل جاؤ۔ ورنہ ہم تمہاری جان و مال کی حفاظت کے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

اگر اس قسم کا حکم جاری کرنا عدل و انصاف کے گلے پر کند چھری پھیرنا اور اپنے آپ کو حکمرانی کے ناقابل ثابت کرنا ہے۔ اور یقیناً ہے۔ تو جماعت ہائے احمدیہ علاقہ کشمیر کے مذہبی جلسہ کو اس لئے روکنا کہ احمدیوں کے مخالفین نہیں چاہتے تھے۔ کہ احمدی جلسہ کریں۔ اور وہ جلسہ کو روکنے کے لئے فساد پر آمادہ تھے کہاں کا انصاف۔ اور کہاں کا عدل ہے۔ احمدی نمائندے اس سے زیادہ اور کیا کر سکتے تھے۔ کہ جلسہ میں کوئی دل آزار تقریر نہ کرنے کے متعلق پورا پورا اطمینان دلا دیں۔ اور یہاں تک کہہ دیں۔ کہ اگر کوئی ذمہ وار افسر کسی احمدی مقرر کی تقریر کے کسی لفظ کو کسی کے لئے دل آزار سمجھے۔ تو اسے روک دے لیکن وہ یہ کس طرح کہہ سکتے تھے۔ کہ جو لوگ محض اس لئے شرارت اور فساد پر آمادہ ہوں کہ احمدیوں کے خلاف اپنی طاقت اور قوت کا مظاہرہ کریں۔ ان کو بھی وہ فساد سے روک سکیں گے۔ ان کو روکنا حکام کا فرض تھا مگر اسے ادا کرنے کی بجائے انہوں نے احمدیوں کو روک دیا۔ کہ وہ جلسہ ہی نہ کریں اور اس طرح قانون کا احترام قائم کرنے کی بجائے ان قانون شکن اور فتنہ پرداز لوگوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن گئے۔ جو احمدیوں کے جلسہ کو روکنے کے خواہاں تھے۔

جس حکومت کے افسر اس تدبر اور معاملہ فہمی کے مالک ہوں۔ وہ اگر اس وقت ایسا مذہبی جلسہ کو بند کر دینے کا فیصلہ کرتی ہے۔ جس کے منعقد ہونے کا اسے کئی روز سے علم ہو چکا تھا۔ اور جس کے متعلق بہت کچھ خرچ کرنے اور کئی قسم کی تکالیف برداشت کر کے انتظامات بالکل مکمل ہو چکے تھے۔ تو کونسی غیر معمولی بات ہے۔

حکومتِ کشمیر نے جس بناء پر جماعت احمدیہ کا مذہبی جلسہ روک دیا ہے۔ کیا اسے ہر موقعہ پر درست اور قابلِ عمل سمجھنے کے لئے تیار ہے۔ یعنی ہر وہ جلسہ منعقد کرنے کی ممانعت کر دیا کرے گی۔ جس کے خلاف کوئی فریق ہو۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر اسے غور کرنا چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ کے متعلق اس نے جو رویہ اختیار کیا ہے۔ وہ کہاں تک منصفانہ اور عادلانہ ہے۔ کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ ریاست میں ایسے حکام موجود ہیں۔ جو خواہ مخواہ احمدیوں کو تکالیف پہونچا رہے ہیں۔ اور ان کے جائز حقوق سے انہیں محروم کرنا چاہتے ہیں۔

احمدیانِ کشمیر کے متعلق یہ ان حکام کا رویہ ہے جن کے سامنے حال ہی میں خاص سرینگر میں جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت ہی اشتعال انگیز اور امن شکن تقریریں ہوتی رہیں۔ مگر انہوں نے اس قسم کا کوئی جلسہ روکنے کی ضرورت نہ سمجھی زیادہ سے زیادہ جو کچھ کیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ سرحدی علاقہ سے لائے ہوئے ایک فتنہ پرداز مولوی کو تقریر کرنے سے منع کیا۔ مگر جب اس نے اس حکم کو پاؤں تلے روندتے ہوئے کھلم کھلا اس کی خلاف ورزی کی۔ اور پہلے سے بھی زیادہ اشتعال انگیز تقریر کی۔ تو بھی منہ دیکھتے رہ گئے۔

ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ریاست کے حکام کا احمدیوں کے متعلق رویہ منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ہے۔ اور احمدیوں کے مذہبی جلسہ کو روک کر انہوں نے کسی قسم کے تدبر اور ہوشمندی کا ثبوت دیا ہے۔ اپنے عقائد اور اپنے مذہب کی خوبیاں دوسرے لوگوں کے سامنے پیش کرنا ہر انسان کا حق ہے

ایک احمدی کا نصب العین

(از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ)

نصب العین کے عنوان کے ماتحت الفضل میں تین دلچسپ مقالات شائع ہو چکے ہیں۔ ان مقالات کے نفس مضمون کے متعلق مجھے کچھ نہیں کہنا۔ البتہ یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ لفظ موٹو کی بجائے نصب العین کا فقرہ زیادہ موزون ہوگا۔ اس کے معنے ہیں۔ وہ بات جو آنکھوں کے سامنے رہے۔ جب ہمارے پاس لفظ موٹو کا مفہوم ادا کرنے کے لئے اصطلاح موجود ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ انگریزی لفظ استعمال کرکے مفہوم کو ان احباب کے لئے جو انگریزی سے واقف نہیں۔ خواہ مخواہ گورکھ دھندا بنا دیں۔ علاوہ ازیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بھی یہ ارشاد ہے۔ کہ انگریزی اصطلاحیں ترک کر دی جائیں۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد اپنے مقالات میں بھی ملحوظ رکھیں۔ لہٰذا میں یہ تجویز کرتا ہوں۔ کہ آئندہ جو احباب بھی اس قسم کے موضوع پر لکھنا چاہیں۔ وہ "نصب العین" کا عنوان قائم کرکے اس ضمن میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

اس سے پہلے جو دو نصب العین الفضل میں پیش کئے گئے ہیں۔ وہ ہر لحاظ سے اس قابل ہیں۔ کہ احباب انہیں خوبصورت لکھوا کر اپنے گھر کی دیوار پر لگائیں۔ اور ان پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں لیکن اس کے ساتھ ایک اور قطعہ بھی نہایت خوبصورت لکھوا کر اور چوکھٹے میں جڑوا کر کسی مناسب جگہ پر جہاں آسانی سے نظر پڑتی رہے۔ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں۔ اور وہ قطعہ یہ ہے

میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہونچاؤں گا

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔ جس سے کوئی احمدی ناواقف نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ وحی الٰہی جہاں مشیت الٰہی کا اعلان کھلے الفاظ میں بطور پیشگوئی کرتی ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اصل غرض اور ہر احمدی کے فرض منصبی کا بھی پتہ دیتی ہے۔ ہمارے آقا و مولےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ تکمیل دین جیسا اہم کام انجام پایا۔ آپ کے بروز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ تکمیل اشاعت دین کی نہایت ہی کٹھن منزل طے ہوگی۔ سو اس مقدس وحی میں اللہ تعالیٰ نے بطور پیشگوئی کے اس بات کا اعلان فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنے قادرانہ تصرفات کے ساتھ تمام روکوں کو دور کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اس غرض کو پایۂ تکمیل تک پہونچائے گا۔ "میں" لفظ میں جو طاقت اور زور ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ کوئی معمولی کام نہیں۔ بلکہ نہایت ہی مشکل کام ہے۔ اور اس کی تکمیل کے لئے اس بات کو چاہتا ہے۔ کہ تمام ادیان باطلہ اور مذاہب فاسدہ جو اسلام کے حق و حکمت سے بھرے ہوئے پیغام کی نشر و اشاعت کے راستہ میں روک بن کر کھڑے ہیں۔ انہیں دور کرکے اس راستہ کو صاف کر دیا جائے۔ چنانچہ قرآن مجید بھی سورۂ صف میں مسیح موعود کی بعثت اور اس کے کام کا ذکر کرتا ہوا فرماتا ہے۔ کہ لیظہرہٗ علی الدین کلہٖ کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ تمام ادیان کو مغلوب کرکے دین حق کو دنیا میں غلبہ بخشیگا۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ اب آئندہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک ہی دین ہوگا۔

غرض یہ کام یعنی تمام مذاہب فاسدہ کا مقابلہ کرکے دنیا کے گوشہ گوشہ میں پرچم اسلام کو لہرانا یہ کوئی معمولی کام نہیں کہ آنکھیں بند کرکے ہم سمجھ لیں خود بخود ہو جائے گا۔ بلکہ اتنا اہم اور مشکل کام ہے۔ کہ یہ ہر احمدی فرد سے تقاضا کرتا ہے۔ کہ جدھر بھی وہ نظر اٹھا کر دیکھے۔ اور جس طرف بھی اس کا قدم اٹھے۔ اس کی آنکھیں اس عظیم الشان نصب العین کو اپنے سامنے جلی حروف میں لکھا ہوا دیکھیں۔ اور اس کی زبان پر الفاظ جاری ہوں۔ کہ **"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہونچاؤں گا"**

اور اس کے اعمال بھی زبان حال سے اسی نصب العین کا ورد کرتے رہیں۔

یہ زمانہ نشر و اشاعت کا زمانہ ہے۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ اپنے اپنے خیالات اور مفادات کے متعلق پراپیگنڈا میں لگے ہوئے ہیں۔ فاستبقوا الخیرات کا بہترین موقع اور محل آج یہی تبلیغ کا وہ میدان ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کو مذکورہ بالا پیشگوئی کے مطابق گوئے سبقت لے جانا ہے۔ دنیا اس عظیم الشان مقصد کے راستے میں روک بننا چاہتی ہے۔ پس میدان تبلیغ ہی دراصل وہ موقع ہے جس میں ایک احمدی کے لئے اپنے اس عہد بیعت کو پورا کرنا ہے۔ کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا"

یہ دونوں نصب العین جن کا ذکر سابقہ مقالات میں کیا جا چکا ہے۔ دراصل خادم ہیں۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے جس کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ اگر یہ غرض آنکھوں کے سامنے نہیں۔ تو پھر نہ فاستبقوا الخیرات کا کوئی مناسب موقع ہے۔ اور نہ عہد بیعت کے پورا کرنے کا موزوں محل۔ میدان جنگ کو عین ضرورت کے وقت کوئی شخص چھوڑ کر گھر میں آ بیٹھے اور حاتم طائی کے ساتھ داد و دہش میں مقابلہ کرنا شروع کر دے۔ تو کون عقلمند ایسے شخص کو داد دے گا۔ اور یہ کہے گا۔ کہ یہ نیکی میں سبقت لے گیا۔ نیکی بھی درحقیقت ایک نسبتی شے ہے۔ ایسے نازک وقت میں کہ جب اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ وہ میدان جنگ میں سبقت بالخیر کا نمونہ دکھلائے۔ اگر وہ میدان مقابلہ کو چھوڑ کر اور نیکیوں میں اپنا سرمایۂ حیات صرف کرے۔ تو وہ درحقیقت اپنی قوت کو ضائع اور سبقت بالخیر کے زریں موقع کو اپنے ہاتھ سے کھونے والا ہوگا اس نازک وقت میں اس میدان جنگ کے سوا اس کے لئے اور کوئی میدان میدان سبقت نہیں۔ ایسا ہی جب یہ نظر آرہا ہو۔ کہ دنیائے باطل نے دین حق کو پامال کر دیا ہے۔ اور اس کے اٹھنے اور بڑھنے اور پھیلنے میں طرح طرح کی روکیں ڈال رہی ہے۔ اور ایک خطرناک ابتلاء کا سامنا ہے۔ ایسا ابتلاء کہ جس میں دو میں سے ایک بات ضرور ہونے والی ہے۔ **دین کی موت یا اس کی زندگی**۔ ایسے آڑے وقت میں اگر کوئی شخص دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے چھوٹے چھوٹے موقعوں کی تلاش میں ہے۔ اور اہم موقع کو نظر انداز کرتا ہے تو وہ درحقیقت اپنے عہد بیعت کو صحیح معنوں میں پورا نہیں کرتا۔ پس تمام احباب کو چاہیئے۔ کہ جہاں سابقہ دو نصب العین خوبصورت لکھوا کر گھروں میں لٹکائیں۔ اگر ان کے اوپر نہیں تو ان کے درمیان عین وسط میں یہ نصب العین بھی خوشنما لکھوا کر لٹکائیں۔ کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤنگا" کیونکہ وہ دونوں درحقیقت اس نصب العین کیلئے بطور معاون اور مددگار کے ہیں۔ بلکہ چاہیئے کہ احباب ایک خوبصورت بیج بھی بنا لیں تا وہ اس میں یہی الفاظ کندہ ہوں۔ اور یقین جانیں کہ ہر احمدی اس مشیت الٰہی کا مظہر اور ایک پرواز تبلیغ ہے جس نے ہر فرد بشر تک اسی ارادے اور عزم اور طاقت اور مقصد کے ساتھ پہونچنا ہے جو ان الفاظ میں پایا جاتا ہے۔ احمدیت کیا ہے وہ خدا کی آخری قرنا ہے۔ جس کی آواز کو دور دور تک جہاں تک کہ انسانوں کی بستیاں اور آبادیاں ہیں۔ گونجنا ہے اور جس کے نفخ نے مردہ دلوں میں زندگی کی روح ڈالنا ہے۔ پس چاہیئے۔ کہ اس قرنا میں پھونکنے والا اپنے آپ کا ہمیشہ جائزہ لیتا رہے اور ہر دم اپنی آنکھوں کے سامنے یہ نصب العین رکھے۔ کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا" اس ایک مقصد کی تکمیل میں ہزاروں منافقین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کی پر شبہ ہیں۔ اور اس میں ناکامی ہمارے ہزاروں دلائل کو باطل ثابت کرنے کا ایک ایسا حربہ ہے جس کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں۔

طوافِ کعبہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فریضۂ حج ادا نہ کرنے کے متعلق مخالفینِ سلسلہ کا بے بنیاد اعتراض

(۲)

دشمنانِ احمدیت کی مذبوحی حرکات

مخالفینِ سلسلۂ احمدیہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت وحقانیت پر پردہ ڈالنے، اور لوگوں کو احمدیت سے متنفر کرنے کی ہر کوشش میں بُری طرح ناکام رہتے ہیں۔ اور ان کی ترکش کا ہر تیر نشانہ پر بیٹھنے کی بجائے انہی کے ہم نواؤں کو احمدیت کا کشتہ بناتا چلا جاتا ہے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس ذات پر اُلٹے سیدھے اعتراض شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں، احادیث میں آتا ہے۔ مسیح موعود حج کرے گا۔ مگر حضرت مرزا صاحب نے حج نہیں کیا۔ گویا اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حج بیت اللہ کر لیتے۔ تو یہ تمام معترض آپ پر ایمان لے آتے۔ اور انہیں کوئی شبہ آپ کی صداقت میں نہ رہتا۔ مگر ہر سلیم الفطرت انسان جانتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر حج بھی کر آتے تو یہ دشمنانِ صداقت جن کا شیوہ ہی اعتراض کرنا ہے۔ کبھی آپ پر ایمان نہ لاتے۔ بلکہ کسی اور اعتراض کی آڑ میں آپ کی صداقت پر حملہ کرنا شروع کر دیتے۔ کیونکہ ان کے مدنظر اپنے کسی اعتراض کا جواب پانا نہیں۔ بلکہ فتنہ وفساد پھیلانا۔ اور لوگوں کو قبولِ حق سے محروم رکھنا ہے۔

علماءِ سُوء کا فتنہ رفع کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی تجویز

چنانچہ اس کا ثبوت ایک یہ بھی ہے کہ خود بانیٔ سلسلۂ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ میں آپ کے سامنے یہ سوال پیش کیا گیا۔ اور آپ نے اس کا جو جواب دیا۔ اس کا حصل یہی ہے۔ کہ کیا اگر میں حج کر آؤں، تو یہ لوگ مجھے مسیح و مہدی مان لیں گے۔؟ چنانچہ جب ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب حج کے لئے کیوں نہیں جاتے۔ تو آپ نے فرمایا:-

”یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا اعتراض کرتے ہیں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دس سال مدینہ میں رہے۔ صرف دو دن کا راستہ مدینہ اور مکہ میں تھا۔ مگر آپ نے دس سال میں کوئی حج نہ کیا۔ حالانکہ آپ سواری وغیرہ کا انتظام کر سکتے تھے۔ لیکن حج کے واسطے صرف یہی شرط نہیں۔ کہ انسان کے پاس کافی مال ہو۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو۔ وہاں تک پہنچنے اور امن کے ساتھ حج ادا کرنے کے وسائل موجود ہوں۔ جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتوے لگا رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ کا بھی خیال نہیں کرتے۔ تو وہاں یہ لوگ کیا نہ کریں گے۔ لیکن ان لوگوں کو اس امر سے کیا غرض ہے۔ کہ ہم حج نہیں کرتے۔ کیا اگر ہم حج کریں گے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لیں گے۔ اور ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ اچھا یہ تمام مسلمان علماء اوّل ایک اقرار نامہ لکھ دیں کہ اگر ہم حج کر آئیں۔ تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھ دیں۔ اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے واسطے اسباب آسانی کے پیدا کر دیگا تاکہ آئندہ مولویوں کا فتنہ رفع ہو۔ ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے۔ یہ اعتراض ان کا ہم پر نہیں پڑتا۔ بلکہ آنحضرت پر بھی پڑتا ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی صرف آخری سال میں حج کیا تھا۔“

(الحکم ۱۷؍ اگست ۱۹۰۷ء)

باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نہایت ہی احسن تجویز ”علماء“ کے سامنے پیش کی تھی ان میں سے ایک بھی نہ اُٹھا۔ جس نے اس کے مطابق حلفاً اقرار کیا ہو۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب حج کر آئیں۔ تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ جس نے اس بات کا ثبوت مہیا کر دیا۔ کہ مخالفین کا اس اعتراض سے منشاء محض لوگوں کو مشتعل کرنا اور انہیں فتنہ وفساد پر آمادہ کرنا ہے۔ نہ کہ کچھ اور۔

مدعیٔ ماموریت کی راستبازی کی علامت محض حج کرنا نہیں

پھر کسی مدعیٔ مہدویت یا مسیحیت کی راستبازی اور صداقت کی علامت محض حج کرنا نہیں۔ کیا اگر ایک شخص حج کرے۔ مگر قرآن کریم کے پیش کردہ معیاروں کے رُو سے صادق ثابت نہ ہو۔ تو وہ اسے مسیح موعود تسلیم کر لیں گے اگر نہیں۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ محض حج کرنا ایسی علامت نہیں۔ جو صداقت کا واحد معیار ہو۔ کسی مدعی ماموریت کی صداقت معلوم کرنے کے لئے ہمیں قرآن کریم کے پیش کردہ معیاروں کو دیکھنا پڑے گا اور جس کی صداقت قرآن کریم کے رُو سے ثابت ہو جائے۔ یقیناً وہ اپنے دعوے میں سچا ہوگا۔ خواہ کسی حدیث کے ظاہری الفاظ کچھ ہی کہیں۔ اور ایسے انسان کو جھوٹا کہنے۔ یا اس کے دعاوی کا انکار کرنے والا یقیناً خود جھوٹا ہوگا۔ کیونکہ وہ ایسے وجود کی تکذیب کر رہا ہوگا جس کی تصدیق میں قرآن کریم شہادت دے رہا ہے۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے، جب ہم دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت روزِ روشن کی طرح ثابت ہے۔ اور انہی معیاروں اور اصول سے آپ کی سچائی۔ اور راستبازی ثابت ہے۔ جن معیاروں اور اصول سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت۔ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی سچائی ثابت ہے پس جبکہ قرآن کریم کے رُو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت وحقانیت بالکل واضح ہے۔ تو پھر کسی حدیث کے وہ ظاہری الفاظ جن سے اعتراض کا پہلو نکلتا ہے۔ کیونکر درخورِ اعتنا سمجھے جا سکتے ہیں۔

مسیح موعودؑ کے حج میں خصوصیت

حقیقت یہ ہے۔ کہ حج اپنی ذات میں خواہ کتنی ہی اہم چیز ہو۔ اور اس رکن کا بجا لانا خواہ کتنی بڑی رضائے الٰہی کا انسان کو وارث بنا سکتا ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل کشفی حالت میں یہ دیکھنا، کہ مسیح موعود حج کر رہا ہے۔ اس مفہوم کا ہرگز حامل نہیں ہو سکتا۔ کہ مسیح موعود اپنی ظاہری صورت میں حج کرے گا۔ کیونکہ جہاں ایک طرف یہ کشفی واقعہ ہے۔ جو اسے ظاہر پر حمل کرنے میں مانع ہے۔ وہاں تیرہ سو سال پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا محض یہ خبر دینا کہ مسیح موعود حج کرے گا۔ کوئی ایسی بات نہیں جسے غیر معمولی کہا جا سکے۔ کیا تیرہ سو سال میں لاکھوں انسان ایسے نہیں گزرے جنہوں نے بیت اللہ کا حج کیا پھر مسیح موعود کی اس میں کیا خصوصیت تھی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ وہ حج کعبہ کرے گا۔ حج ارکانِ اسلام میں سے ایک رکن ہے اور جس طرح کسی نبی کی آمد کی پیشگوئی کرتے ہوئے یہ کہنا موزون نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ نماز پڑھے گا، یا رمضان کے روزے رکھے گا

اسی طرح اگر اس حج سے ظاہری حج ہی مراد لیا جائے۔ تو مسیح موعود کے متعلق یہ کہنا بھی موزوں دکھائی نہیں دیتا کہ وہ حج کرے گا حج ایک ایسی عبادت ہے۔ جو ہر سال ہزاروں آدمی بجا لاتے ہیں۔ پس وہ چیز جسے ہر سال ہزاروں آدمی ادا کرتے ہوں۔ اسے مسیح موعود بھی اگر ادا کرے۔ تو یہ کوئی ایسی عجیب بات نہیں ہو سکتی۔ کہ اس کے متعلق تیرہ سو سال پہلے رسول کریم صلے اللہ کو خبر دینے کی ضرورت ہو۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک لمبا عرصہ پہلے حضرت مسیح موعود کے متعلق یہ خبر دینا اس بات کا قوی قرینہ ہے۔ کہ اس حج سے مراد ظاہری حج نہیں بلکہ اس کا کوئی اور مفہوم ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ اس میں کوئی ندرت ہو۔ اور اس کا ظاہری حج کے علاوہ کوئی اور مفہوم بھی ہو۔ جس کا مسیح موعود میں پایا جانا ضروری ہو۔ اور جو اس کی مختص علامت ہو۔ اگر اس نقطہ نگاہ کے ماتحت ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حج والی پیشگوئی کو نہ دیکھیں۔ تو ہم مسیح موعود کی ایک امتیازی علامت کو بالکل مشتبہ کرنے والے ہونگے۔ مگر پیشتر اس کے کہ اس مفہوم کو بیان کیا جائے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حدیث زیر بحث کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال دی جائے

فج الروحاء سے احرام

صحیح مسلم میں روائت آتی ہے۔ جس کے راوی حضرت حنظلہ اسلمی ہیں۔ وہ کہتے ہیں:۔ سمعتُ اباھریرۃ یحدث عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجًا او معتمرًا او لیثنیھما (مسلم جلد اول) یعنی میں نے حضرت ابو ہریرہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے سُنا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ مسیح ضرور فج الروحاء سے حج کا احرام باندھیگے یا عمرہ کا احرام باندھیگے یا قران کا احرام باندھیگے

مشکوک حدیث

اس حدیث کے متعلق پہلا امر جو قابل غور ہے یہ ہے۔ کہ راوی نے اس میں آوْ۔ آوْ کے الفاظ استعمال کر کے حدیث کو بہت حد تک مشکوک کر دیا ہے۔ اور چونکہ اس میں کسی ایک پہلو کی تعیین نہیں۔ اس لئے ایسی حدیث جو خود مشکوک ہو۔ اور جس کے الفاظ سے یہ نہ معلوم ہوتا ہو۔ کہ مسیح موعود حج کا احرام باندھیگا یا عمرہ کا احرام باندھیگا۔ یا قران کا احرام باندھیگا۔ اس کی بناء پر مخالفین کا معین صورت میں یہ اعتراض کرنا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے حج کیوں نہیں کیا۔

فج الروحاء مواقیت احرام میں سے نہیں

دوسرا امر جو قابل غور ہے یہ ہے۔ کہ اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ مسیح موعود فج الروحاء سے حج کا احرام باندھیگا۔ حالانکہ فج الروحاء احرام باندھنے کا کوئی مقام نہیں۔ یعنی فج الروحاء مواقیت احرام میں سے نہیں۔ کہ اس جگہ سے مسیح موعود کا حج کے لئے احرام باندھنا اپنی ظاہری صورت میں تسلیم کیا جا سکے۔ اکمال شرح مسلم جلد ۳ صفحہ ۳۹۸ میں بھی فج الروحاء کے متعلق لکھا ہے۔ کہ لیس بمیقات۔ پس جبکہ وہ میقات ہی نہیں۔ تو مسیح موعود اس جگہ سے کیونکر حج یا عمرہ یا قران کا احرام باندھ سکتا ہے۔ کیا وہ نئی شریعت قائم کرے گا۔ اور اسلامی شریعت پر عمل کرنا ترک کر دیگا۔ اگر نہیں۔ تو پھر فج الروحاء سے ظاہری صورت میں حج یا عمرہ یا قران کا احرام باندھنا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ پس جبکہ ظاہری صورت میں اس حدیث کا مسیح موعود کے وجود میں پورا ہونا محالات میں سے ہے تو لازماً ہمیں اس کی کوئی اور تاویل کرنی پڑے گی۔ اور وہ تاویل ایسی ہونی چاہیئے جس کی دوسری احادیث سے تائید ہوتی ہو۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دو کشوف

اس مقصد کے لئے جب ہم احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک کشف کا ذکر ملتا ہے۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وادی الازرق میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لبیک اللّٰھم لبیک کہتے سُنا اور وادی ہرشی میں حضرت یونس علیہ السلام کو سُرخ اونٹنی پر تلبیہ کہتے اور حج کے لئے جاتے دیکھا۔ وہ حدیث یہ ہے حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ سرنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بین مکۃ والمدینۃ فمررنا بواد فقال ای واد ھذا فقالوا وادی الازرق فقال کانی انظر الی موسیٰ فذکر من لونہ ولشعرہ شیئًا واضعًا اصبعیہ فی اذنیہ لہ جوار الی اللہ بالتلبیۃ مارًّا بھذا الوادی قال ثم سرنا حتی اتینا علی ثنیۃ فقال ای ثنیۃ ھذہ قالوا ھرشی او لفتٌ فقال کانی انظر الی یونس علی ناقۃ حمراء علیہ جبۃ صوف خطام ناقتہ خلبۃ مارًّا بھذا الوادی ملبیًّا (مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۸) یعنی ہم مکہ اور مدینہ کے درمیان جا رہے تھے۔ کہ ہم ایک وادی میں سے گذرے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ کونسی وادی ہے۔ عرض کیا گیا۔ وادی ازرق فرمایا۔ میں گویا حضرت موسےٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ اور آپ نے ان کے رنگ اور بالوں کا کچھ تذکرہ کیا۔ اور فرمایا۔ وہ اپنی انگلیاں کانوں میں دیئے اللہ تعالےٰ کی طرف التجا اور لبیک کہتے ہوئے اس وادی میں سے گذر رہے ہیں۔ راوی کہتا ہے۔ کہ پھر ہم آگے بڑھے یہاں تک کہ ہم ایک گھاٹی پر پہونچے۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا۔ یہ کونسی گھاٹی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ ہرشیٰ یا لفت آپ نے فرمایا۔ میں گویا اس وقت حضرت یونس علیہ السلام کو سُرخ اونٹنی پر صوف کا جبہ پہنے ہوئے اس وادی میں سے تلبیہ کہتے ہوئے گذرتے دیکھتا ہوں۔

اسی طرح ایک اور روایت آتی ہے جس کے راوی حضرت ابو موسےٰ ہیں وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ انہٗ مر بالصخرۃ من الروحاء سبعون نبیا حفاۃ علیھم العباء یؤمون البیت العتیق۔ (شرح التعرف صفحہ ۵ قلمی) یعنی وادی الروحاء میں سے ستر نبی ننگے پاؤں چادریں اوڑھے ہوئے گذرے۔ جو کہ بیت اللہ کا قصد بہ نیت حج رکھتے تھے

لوگوں کی غلط فہمی

ان ہر دو احادیث سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو فج الروحاء میں جو حج کا احرام باندھے دیکھا۔ وہ بھی اسی رنگ کا تھا۔ یعنی جس طرح آپؐ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو وادی ازرق میں اور حضرت یونس علیہ السلام کو وادی ہرشی میں اور ستّر انبیاء کو وادی الروحاء میں تلبیہ کہتے اور بیت اللہ کا قصد بہ نیت حج کرتے دیکھا۔ اسی طرح آپؐ نے حضرت مسیح ابن مریم کو بھی فج الروحاء میں حج کا احرام باندھے دیکھا۔ اور اسی کا آپ نے اس متنازعہ فیہ حدیث میں ذکر فرمایا۔ مگر لوگوں نے غلط فہمی سے اسے مسیح موعود کی علامت قرار دے لیا۔ حالانکہ یہ زمانہ گذشتہ کا ایک واقعہ تھا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرما رہے تھے۔ اور اسے مسیح موعود کی علامت قرار دینا اور اس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے خلاف استدلال کرنا جہالت ہے۔ کیونکہ اس حدیث سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جس طرح حضرت موسےٰ اور حضرت یونس اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو حج کے لئے بیت اللہ کا قصد کرتے دیکھا۔ اسی طرح حضرت مسیح ابن مریم کو بھی بصورت مکاشفہ آپ نے دیکھا۔ چنانچہ فج الروحاء کا لفظ ہی مکاشفہ پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ فج الروحاء اسلامی حج کے لئے کوئی میقات نہیں۔ یعنی ایسی جگہ نہیں جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے۔

ایک اعتراض کا جواب

بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ اس حدیث میں لیھلن کا لفظ ہے جو مضارع مؤکد بانون ثقیلہ ہے اور اس کے معنے استقبال کے ہی ہونے چاہئیں یعنی ضرور ہے۔ کہ آئندہ زمانہ میں ایسا واقعہ ہونے والا ہو۔ مگر یہ اعتراض بھی بالکل بے بنیاد ہے۔ کیونکہ اول تو حضرت یونس اور حضرت موسےٰ علیہما السلام کے متعلق بھی یہی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ جو بعض مضارع ہوتے ہیں۔ مگر اس کے معنے ہمیشہ ماضی کے کئے جاتے ہیں۔ اگر ان الفاظ کے معنے استقبال کے ہی کرنے چاہئیں۔ تو حضرت موسےؑ اور حضرت یونسؑ کے واقعہ کو کیوں زمانہ استقبال کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی قرار نہیں دیا جاتا

دوسرے قرآن مجید سے ثابت ہے۔ کہ مضارع موکدہ بانون ثقیلہ حال کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ یعنے وہ لوگ جو مجاہدات کرتے ہیں۔ ہم ضرور انہیں اپنے قرب کے راستہ کی طرف ہدایت دیتے ہیں۔ اس جگہ لنھدینھم کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ مگر اس کے معنے حال کے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح ابن مریم کے متعلق اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مضارع موکدہ بانون ثقیلہ کا صیغہ استعمال فرمایا۔ مگر اس کے معنے استقبال کے نہیں ہیں جبکہ یہ مسیح موعود کی علامت ہی نہیں۔ تو اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے خلاف پیش کرنا کیونکر درست ہوسکتا ہے۔

پیشگوئی بعض دفعہ جانشینوں کے عہد میں پوری ہوتی ہے

اس حدیث کے متعلق تیسرا امر جو قابل بیان ہے وہ یہ ہے۔ کہ اگر بالفرض یہ پیشگوئی بھی ہو۔ اور اس سے یہی مراد ہو کہ مسیح موعود حج بیت اللہ کرے گا۔ تو بھی اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف نہیں پیش کیا جاسکتا کیونکہ جس شخص کے متعلق کوئی پیشگوئی ہو وہ بعض دفعہ اس کے پیچھے جانشینوں کے ذریعہ پوری ہوجاتی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق فرمایا تھا۔ اتیت بمفاتیح خزائن الارض حتیٰ وضعت فی یدی (بخاری جلد ۴ باب التعبیر ص۱۳۳ مصری) یعنے خزائن الارض کی چابیاں میرے پاس لائی گئی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ مگر ہر شخص جانتا ہے۔ کہ خزائن الارض کی چابیاں آپ کو نہ ملیں۔ بلکہ آپ کے خلفاء کو ملیں۔ اسی طرح آپ نے فرمایا۔ اعطیت مفاتیح الشام۔ اعطیت مفاتیح فارس۔ اعطیت مفاتیح الیمن (کنزالاعمال جلدہ ص۳۰۲ الخ) یعنی مجھے شام فارس اور یمن کے خزائن دیئے گئے ہیں۔ مگر واقعات نے جو کچھ ظاہر کیا وہ یہ ہے کہ شام وفارس اور یمن کی فتوحات آپ کے جانشینوں کے ذریعہ ہوئیں۔ اور اس طرح آپ کی پیشگوئی پوری ہوئی اسی طرح بالکل ممکن ہے کہ مسیح موعودؑ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ وہ حج کرے گا۔ آپ کے کسی جانشین اور خلیفہ کے ذریعہ پوری ہوجائے۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ تشریح

چنانچہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے جب ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ مسیح موعود کے متعلق آیا ہے کہ حج کرے گا۔ کیا حضرت مرزا صاحب نے حج کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تھا۔ کہ ابوجہل کو جنت کا خوشہ دیا گیا ہے۔ اور اس سے مراد عکرمہ تھا۔ جو ایمان لایا۔ اس طرح ہوسکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جو بات دیکھی۔ وہ آپ کے کسی خلیفہ کے ذریعہ پوری ہو"۔

اس نے سوال کیا۔ کہ ابوجہل کے متعلق جو کچھ دیکھا گیا تھا۔ وہ تو رویا تھا مگر مسیح موعود کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے وہ اور رنگ میں ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا۔

"آئندہ کے متعلق جو خبر ہو اس کی بنیاد رویا اور الہام پر ہی ہوسکتی ہے۔ ورنہ اس کے معلوم ہونے کا اور کیا ذریعہ ہوسکتا ہے۔ اور جس رویا کے متعلق قرینہ ہو کہ تاویل طلب ہے وہاں تاویل ہی کرنی پڑے گی۔ بے شک مستثنیات ہوتی ہیں۔ مگر اس کے لئے قرینہ ہونا ضروری ہے۔ مسیح موعود کے متعلق جو باتیں بیان کی گئی ہیں۔ وہ تاویل طلب ہیں۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف تو فرمایا ہے۔ کہ مکہ میں دجال کا دخل نہیں ہوگا۔ اور قرآن کریم سے بھی اس بات کا ثبوت ملتا ہے۔ مگر یہ بھی ہے۔ کہ مسیح الدجال کو آپ نے بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا۔ اب یہ قرینہ تو یہ ہے کہ اس کی تاویل کریں۔ اور ایسی صورت سے اس بات کا حل کریں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک قول دوسرے کے خلاف نہ ہو۔ میں نے بتایا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کے متعلق دیکھا۔ کہ اُسے بہشت کا خوشہ دیا گیا ہے۔ اور اس سے مراد عکرمہ تھا اسی طرح آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حج کا احرام باندھے دیکھا۔ آپ کا کوئی خلیفہ حج کر آئے۔ تو یہ بات پوری ہوسکتی ہے۔ میں جب حج کے لئے گیا۔ تو شریف مکہ سے بھی ملا۔ ان سے مذہبی گفتگو کی۔ اور لوگوں سے بھی گفتگو ہوتی رہی۔ ادھر ہم مکہ سے روانہ ہوئے۔ ادھر ہمارے معلم کو گرفتار کر لیا گیا۔ کہ تم نے ان کو اپنے ہاں کیوں ٹھہرایا تھا۔ اور اسے چھ ماہ کے لئے قید کر دیا گیا۔ جرمانہ بھی کیا گیا۔ تو اس قسم کی مشکلات ہمارے لئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی خلیفہ جب حج کے لئے جائے گا۔ تو مخفی نہیں جائے گا۔ بلکہ اعلان کے ساتھ جائے گا۔ ایسے حالات کا پیدا ہوجانا کوئی معمولی بات نہ ہوگی۔ میں جب گیا تو مجھے لوگوں نے منع کیا کہ نہ جاؤ۔ میں اس وقت خلیفہ نہ تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیٹا تھا۔ میں نے اپنا فرض سمجھا کہ جاؤں۔ اس وقت مخالفت کا اتنا زور تھا کہ شیعہ کو اجازت تھی۔ مگر کسی احمدی کو نہ تھی میں مکہ میں ایک مشہور شخص سے ملنے گیا اور انہیں قریباً آدھ گھنٹہ تک تبلیغ کی۔ آخر ہنس کر کہنے لگا۔ کہ مجھے تو آپ نے تبلیغ کی ہے کسی اور کو نہ کرنا یہاں آپ کے خلاف کئی لوگ آئے ہوئے ہیں۔ جو مخالفت کر رہے ہیں اور آپ کے لئے سخت خطرہ ہے۔ میں نے ان سے کہا آپ کے نزدیک کس کو تبلیغ کرنے سے زیادہ خطرہ ہے۔ انہوں نے ایک شخص کا نام لیا۔ میں نے کہا میں تو انہیں گھنٹہ بھر تبلیغ کرتا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا وہ کیا کہتے تھے۔ میں نے کہا وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد حسرت کے ساتھ شاگردوں کی طرف دیکھتے۔ اور کہتے آہ تلوار ہمارے قبضہ میں نہیں ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ حج کے لئے جائے اور مخفی رہے۔ پھر خلیفہ کیونکر برداشت کرسکتا ہے۔

غرض مخالفت کے موجودہ زور شور کو مدنظر رکھتے ہوئے آج نہیں آج سے سو دو سو سال بعد بھی ہمارے لئے مکہ میں اتنا امن قائم ہوجائے۔ کہ ہمیں کھلم کھلا حج کرنے کا موقع مل جائے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوجائے گی۔ اگر ابوجہل کا بیٹا عکرمہ اس کا قائم مقام سمجھا جاسکتا ہے تو حضرت مسیح موعود کا خلیفہ آپ کا قائم مقام کیوں نہیں بن سکتا"۔

(الفضل ۱۰ ر جولائی ۱۹۳۴ء)

حج بدل کی صورت

اس حدیث کے متعلق ایک اور امر جو قابل یادداشت ہے۔ یہ ہے کہ احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ جب ایک شخص پر حج فرض ہو۔ اور وہ کسی وجہ سے نہ کرسکے۔ تو اس کی طرف سے حج کرایا جاسکتا ہے۔ خواہ جس کی طرف سے حج کیا جائے وہ زندہ ہو یا نہ ہو۔ اس کے متعلق وہ احادیث درج ذیل کی جاتی ہیں۔ پہلی حدیث یہ ہے۔ عن الفضل ان امراۃ من خشعم قالت یارسول اللہ ان ابی شیخ کبیر علیہ فریضۃ اللہ فی الحج وھو لا یستطیع ان یستوی علی ظھر بعیرہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحجی عنہ (مسلم مع نووی جلد اول ص۴۳۱) یعنے فضل سے روایت ہے کہ خشعم قبیلہ کی ایک عورت نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے۔ اور اس پر حج فرض ہے وہ اونٹ پر سواری کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کرسکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں اس کی طرف سے حج کرو۔

دوسری حدیث یہ ہے۔ عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رجل یارسول اللہ ان ابی مات ولم یحج افاحج عنہ قال ارأیت لوکان علی ابیک دین اکنت قاضیہ قال نعم قال فدین اللہ احق (نسائی جلد ۲ صفحہ ۵ مطبوعہ مصر) یعنی عکرمہ رضہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میرا باپ بغیر حج کئے فوت ہوگیا ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ بتا تو سہی اگر تیرے باپ پر قرضہ ہوتا تو تُو اسے ادا کرتا یا نہ کرتا۔ اس نے کہا یارسول اللہ کیوں نہ ادا کرتا۔ آپ نے فرمایا تو خدا تعالےٰ کا قرضہ زیادہ اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔ ان احادیث سے یہ امر ثابت ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے حج نہ کر سکتا ہو یا بغیر حج کئے فوت ہو گیا ہو تو اس کی طرف سے دوسرے شخص سے حج کرایا جا سکتا ہے حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت اس کے مطابق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ گو آپ نے بعض موانع قویہ کی وجہ سے خود حج نہیں کیا۔ مگر آپ کی طرف سے حضرت حافظ احمد اللہ صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نے فریضہ حج ادا کر دیا تھا غرض کسی پہلو کے لحاظ سے دیکھ لیا جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر اس حدیث کی وجہ سے کوئی اعتراض نہیں پڑ سکتا۔ لیکن چونکہ اس حدیث کے بعض اور پہلو ابھی تشنہ تحقیق ہیں اس لئے ان پر آئندہ فرصت میں انشاء اللہ روشنی ڈالی جائے گی۔ سردست یہی امر بیان کرنے پر اکتفا کی جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق معاندین سلسلہ اپنی ہٹ دھرمی سے جو یہ اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب اگر اپنے دعویٰ مہدویت و مسیحیت میں صادق و راستباز تھے تو آپ نے کیوں حج نہ کیا یہ بالکل بے بنیاد اعتراض ہے مگر انہیں چونکہ صداقت سے کوئی غرض نہیں اس لئے وہ اصل حقیقت سے آشنا ہو جانے کے باوجود بعض لوگوں کو اشتعال دلانے کے لئے اس قسم کا بے ہودہ اعتراض دہراتے رہتے ہیں۔

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

بوڈاپسٹ (ہنگری) میں تبلیغ اسلام

سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ بوڈاپسٹ کی رپورٹ

یوں تو جب سے ملک ہنگری میں احمدیت کے ایک مجاہد نے قدم رکھا ہے۔ اخباروں کے ذریعہ اسلام کی دوبارہ تازگی اور مجاہد کی تبلیغی سرگرمیوں کا چرچا ہو رہا ہے مگر ایسے ملک میں اسلام پھیلانا جس کا شاہی مذہب رومن کیتھولک ہو اور پھر مسلمانوں کی قوت کا جنازہ نکل چکا ہو۔ اور رہے سہے مسلمانوں کو دین سے قطعی ناواقفیت ہو اور یورپ کے بد اثرات سے بکلی مسموم ہو چکے ہوں، پہاڑ سے ٹکر لگانے سے کم نہیں۔ مگر خدا تعالیٰ احمدی مبلغین کو جس طرح دیگر ممالک میں کامیابی بخش رہا ہے۔ اسی طرح اسے ہنگری میں بھی غیر معمولی قبولیت عطا کی ہے۔ چنانچہ بوڈاپسٹ میں چار معزز زین نے دو ماہ کے قلیل عرصہ کے اندر بیعت کی اور وہاں جماعت قائم ہو گئی ہے۔ اور اب منظم طریق سے مزید عقیدتمندوں کے خطوط حضرت امیر المومنین کے حضور جا رہے ہیں۔ اور اعلیٰ طبقہ کے لوگوں میں اسلام کے لئے خاص دلچسپی پیدا ہو رہی ہے اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمدیت کے دلائل کے سامنے یورپ کے فلسفیوں نے ہتھیار ڈال دئے ہیں اور اب بے دین کر علمائے ظواہر کی تصانیف اور مسلمانوں کی حقیقی اسلام سے دوری کے حوالے پیش کئے جا رہے ہیں۔ حال ہی میں بوڈاپسٹ یونیورسٹی کے فلاسفی کے سابق پروفیسر Dr. Tapay Szabo جو ساحر تحریر کے Haszlo نام سے مشہور ہیں اور بوڈاپسٹ کے مشہور اخبار Pesti Naplo کے ایڈیٹر ہیں۔ انہوں نے اپنے اخبار کے سنڈے ایڈیشن ۵ جولائی میں ایک خط بنام مبلغ اسلام شائع کیا ہے جس میں علماء کے ترجمہ قرآن کریم کے علاوہ مولانا جلال الدین صاحب رومی کی تصانیف سے بھی غیر احمدیوں کے عقائد کا تمسخر اڑایا ہے اور بہشت و دوزخ۔ بعث بعد الموت منکر و نکیر۔ پل صراط۔ حور و غلمان۔ باغ و انہار وغیرہ پر دل کھول کر اعتراض کئے ہیں جب وہ خط اخبار میں شائع ہوا۔ تو پادریوں نے خوشی منائی۔ مگر ان کو کیا معلوم تھا کہ احمدیت کے مجاہد حقیقی اسلام کے دلائل سے آراستہ ہیں۔ ایاز صاحب نے فوراً جواب تیار کر کے ہنگری زبان میں ترجمہ کرا کر پریس کے نمائندوں کو دیا۔ اور انگریزی جواب "مسلم ٹائمز" لنڈن میں اشاعت کے لئے بھجوا دیا۔ یہ تمام جواب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک تو عیسائیت اور اسلام کا مقابلہ اور ظہور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دوسرے اسلام کے اصول کی فلاسفی اور اعتراضات کا جواب۔ تیسرے تین انعامی چیلنج اور اسلام کی فتح۔ اس دندان شکن جواب پر ہنگری کے پریس نے تبصرہ کیا ہے اور بعض نے ایاز صاحب کا جواب انٹرویو کے رنگ میں شائع کیا ہے۔ ان اخبارات کے ترجمے ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے جلد بھجوائے جائیں گے۔ فی الحال ایسوشی ایٹڈ پریس کے نمائندہ مسٹر Paul Vajda. صاحب کی ایاز صاحب کے جواب کے متعلق رائے درج کی جاتی ہے جو یہ ہے۔ "ڈاکٹر تاپائی ایاز کا مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی "He is no match for Ayaz Khan" پروفیسر صاحب مذکور نے بھی باوجود "ساحر تحریر" ہونے کے ایاز صاحب کے دلائل کا اعتراف کیا ہے اور ان کا دوسرا خط گویا قبول اسلام کے مترادف ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے اعتراضات کا جواب تو "مسلم ٹائمز" میں شائع ہوگا۔ اور ایاز صاحب کے انٹرویو کے ترجمے بعد میں شائع ہوں گے۔ مگر یہاں ڈاکٹر تاپائی صاحب کے پہلے خط کے کچھ حصہ کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے

"ہندوستان قادیان میں ایک نئے نبی کا ظہور ہوا ہے۔ جن کا نام احمد ہے۔ ان کی سرگرمیوں اور ان کے پیروؤں کے کارناموں کو اسلامی دنیا میں جماعت احمدیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور میرے خیال میں یہ سلسلہ اسلام کے اندر ہی ایک تجدید ہے۔ یہ لوگ چہار اطراف عالم میں پھیل رہے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کا ایک نمائندہ حاجی احمد خان ایاز یہاں بوڈاپسٹ میں بھی موجود ہے۔ جس کے اولین کارناموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے مجھے بھی مسلمان ہونے کی دعوت دی ہے۔

پیارے مسٹر ایاز میں آپ کا اس دعوت اسلام پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اس دعوت کی وجہ سے میں ناراض نہیں ہوں۔ پہلے بھی کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کئی مذاہب کے نمائندوں نے مجھے اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی۔ مگر میرے خیال میں مذاہب انسانوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کرتے بلکہ مذہبی عقائد کی غلط ترجمانی اور پیچ در پیچ تفسیریں ہی افتراق کا باعث ہوتی ہیں۔ لیکن یہ خیال کہ میں مسلمان ہو جاؤں میرے دماغ میں آنا ناممکن ہے۔

مسٹر ایاز آپ نے جو لٹریچر مجھے بھیجا ہے۔ اس سے میں یہ صاف طور پر سمجھنے سے قاصر ہوں کہ احمد نبی کا نیا مقصد کیا ہے؟ جیسا کہ میں خیال کرتا ہوں ان کا مذہب اسلام ہی ہے اور ان کے پیرو مسجدوں میں ہی عبادت کرتے ہیں ہاں وہ مسلمانوں کو یوں فرماتے ہیں۔ "مذہب کے لئے تلوار مت اٹھاؤ کہ ایسا کرنے سے تم خدا اور اس کے رسول اور قرآن کو شرمندہ کرتے ہو قتل مت کرو اور لوٹ مت مچاؤ۔ خدا کی پرستش کے لئے کسی کو مجبور مت کرو کیونکہ جس چیز کا نام تم نے مقدس جنگ (جہاد) رکھا ہوا ہے وہ لٹیراپن ہے؟

اس عبارت سے میں یہ نتیجہ اخذ کرتا ہوں۔ کہ احمدیت صلح پسند اسلام کے سوا اور کچھ نہیں۔

میں نئے نبی کی عیسائی دنیا کے لئے پکار کو بھی سمجھتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں "تم تو کہتے ہو کہ انکساری ہمارا شیوہ اور پیار ہمارا پیرہن ہے۔ مگر تمہارا عمل کیوں اس کے خلاف ہے"؟ مہربان مسٹر ایاز! یہ اس لئے ہے کہ یہاں بہت زیادہ لوگ ایسے ہیں۔ جو عیسائی کہلاتے ہیں۔ مگر ان کے دل عیسائی نہیں ہیں اور اگر میں تمام دنیا کے عیسائیوں میں سے بلحاظ تعداد حقیقی طور پر عیسائی ڈھونڈوں تو میں بحیثیت عیسائی ہونے کے نہیں جانتا۔ کہ ہنسوں یا روؤں؟

(اس کے بعد کالم اخبار کا اسلام پر اعتراضات سے پُر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔) پیارے بھائی ایاز! میرے اعتراضات سے ناراض نہ ہونا کیونکہ جنت و دوزخ ہماری سمجھ سے بالا ہے اور قرآن نے جزا و سزا سب اگلے جہان کے حصہ میں ڈال دی ہے۔ مگر بائیبل نے صرف سزاؤں کا طومار آخرت کے لئے رکھ چھوڑا ہے۔ ...... اسلام کے دو اصول نہایت ہی زرّین ہیں۔ ایک تو صفائی کا حکم اور دوسرا زکوٰۃ کا مسئلہ۔ صفائی کے احکام تو ۱۰۰ فیصدی موجودہ سائنس اور صحت عامہ کے عین مطابق ہیں۔ اور یہ اصول کہ صاحب استطاعت غریبوں کی امداد کریں۔ یہ معاشرتی اصلاح کا اصل الاصول ہے۔ اور یہودیوں کا وہ پائی خیراتی بکس میں ڈالنا یا عیسائیوں کا خادم گرجا کو ایک پیسہ دینا اسلام کی زکوٰۃ کے سامنے سب ہیچ ہیں۔

یہاں لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ ابھی عاقبت سنوارنے کے لئے کافی وقت پڑا ہے۔ اور ابھی آخری زمانہ نہیں آیا۔ گو کچھ علامتیں ظاہر ہو چکی ہیں۔ ....

اور اس وجہ سے اس ملک کے لوگ تبدیلی مذہب کی طرف راغب نہیں ہیں۔ ورنہ مسٹر ایاز مجھے تو آپ کے نیک ارادوں کی بلندی میں کوئی شبہ نہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ خدا آپ کی عمر میں برکت دے۔"

مندرجہ بالا سطور سے احباب اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ایک احمدی مجاہد کی جدوجہد کیا اثرات پیدا کر رہی ہے۔ تمام بھائیوں اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ بوڈاپسٹ کے نومسلمین کی استقامت اور جماعت کی ترقی اور بوڈاپسٹ کے یورپ میں اشاعت اسلام کا مرکز بننے اور احمدیت کا مضبوط قلعہ ہونے کے لئے خاص دعا فرمائیں۔

خاکسار

خالد سٹیفن پونگو۔ سکرٹری انجمن احمدیہ بوڈاپسٹ (ہنگری)

احرار کے متعلق ایک محرم احرار کا حلفی بیان

احمدیت کے خلاف احراری پروپیگنڈا محض چندہ کی خاطر ہے

سیفی کاشمیری سابق سکرٹری مجلس احرار لاہور نے حسب ذیل حلفی بیان ۲۶ اگست کے زمیندار میں شائع کرایا ہے۔

میں تمام ان مسلمانوں کی خدمت میں جن کے دل میں خدائے قہار و جبار اور اس کے برگزیدہ رسول سرور کائنات حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کی محبت کا جذبہ ہے۔ اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر جو مجھ کو احرار کے سرکردہ لیڈروں کی معیت۔ احرار کے دفتر مرکزی میں ایک لمبے عرصہ کی رہائش اور زعمائے احرار کے پرائیویٹ مجالس کی کارروائی سننے کے بعد حاصل ہوا تھا۔ خدائے وحدہ لاشریک کی قسم کھا کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے قطعی اور یقینی طور پر کہتا ہوں۔ کہ مجلس احرار کی مرزائیت یا قادیانیت کے خلاف تمام تر جدوجہد اور قادیان کے خلاف یہ سب پراپیگنڈا محض مسلمانوں سے چندہ وصول کرنے اور کونسل کی ممبری کے لئے ان سے ووٹ حاصل کرنے کے لئے ہے۔

احرار کے لیڈر اس حقیقت کو اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ کہ مسلمان اپنے جذبۂ ایمانی کے باعث اسلام کے نام پر مر مٹنے کے لئے تیار ہے۔ پس مسلمانوں میں اپنی ساکھ بٹھانے اور ان سے چندہ وصول کرنے کا بہترین ذریعہ یہی ہے۔ کہ تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت بہانہ بنایا جائے۔ اس طرح سے ایک طرف تو ان سے چندہ وصول کیا جائے اور دوسری طرف ان سے وعدہ لیا جائے کہ وہ ہر آئندہ کونسل کے انتخاب میں ووٹ احرار کے نمائندہ ہی کو دیں گے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ احرار اپنی تبلیغی کانفرنسیں صرف انہی مقامات پر منعقد کرتے ہیں۔ جہاں سے احراری نمائندہ آئندہ انتخاب میں کھڑا ہو رہا ہو۔ لیکن جہاں سے ان کا نمائندہ کھڑا نہ ہو رہا ہو۔ وہاں پر یہ تبلیغ کانفرنس منعقد نہیں کرتے۔ ان کانفرنسوں کے لیکچراروں کی آخری تان یہاں آکر ٹوٹتی ہے۔ کہ کونسل میں اپنا نمائندہ اس کو بناؤ۔ جو احراری ہو۔

میرا یہ بیان محض ایک خیال یا نتیجہ نہیں۔ جو واقعات سے اخذ کیا گیا ہو۔ بلکہ میں نے خود احرار کے بڑے لیڈروں کو بارہا یہ کہتے سنا کہ حصول مقصد کیلئے قادیانیوں کے خلاف پروپیگنڈا ایک ایسا ہتھیار ہمارے ہاتھ میں ہے جس سے ہم تمام مخالفتوں کو دور کر سکتے ہیں۔ اور ہر قسم کی مالی یا انتخابی مشکل اس سے حل ہو سکتی ہے۔

چندہ تحریک جدید سال دوم کا وعدہ کرنیوالے احباب توجہ فرمائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس سال تحریک جدید کا چندہ اس سرعت سے نہیں وصول ہوا جس سرعت سے گذشتہ سال وصول ہوا تھا۔ حالانکہ اس سال چندہ کا وعدہ گذشتہ سال کے وعدے سے زیادہ ہے۔ اگر جماعت اس جوش کو یاد رکھتی۔ اور اس تکلیف کو بھول نہ جاتی۔ جو اسے پہونچی ہے۔ تو وہ ریزرو فنڈ کو بہت مضبوط کر دیتی۔ اس کے لئے میں تمام مخلص احباب سے تعاون چاہتا ہوں۔ اور وہ اس طرح کہ جن جماعتوں کے ذمہ تحریک جدید کا چندہ ہے۔ اور جسے انہوں نے اس سال ادا کرنا ہے۔ وہ انتظار نہ کریں۔ کہ سال کے ختم ہونے تک ادا کریں" تقریر کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ "پھر اس طرح بھی اس میں امداد ہو سکتی ہے کہ چندہ تحریک جدید میں جو سستی نظر آتی ہے۔ اسے احباب چستی سے بدل دیں۔ اگر کافی رقم آگئی۔ تو اخراجات سے جو زائد ہوگا۔ اسے سلسلہ کی جائداد کے قیام پر لگا دیا جائے گا۔ پس احباب کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جلد سے جلد تحریک جدید کا چندہ ادا ہو۔ سال کے آخر تک نہ رہنا چاہئے۔ اس کا بقایا ایسا ہی شرمناک ہے جیسی کہ ناک کٹ گئی۔ کیونکہ اس کے متعلق بار بار کہا گیا ہے کہ جس نے جس قدر ادا کرنا ہو۔ اسی قدر وعدہ لکھائے۔ اور وعدہ لکھانے یا نہ لکھانے کا اسے اختیار ہے۔ پس جن لوگوں نے اس قدر احتیاط کے بعد چندہ لکھوایا ہو۔ اگر وہ سستی کریں۔ تو انتہا درجہ کی غفلت پر یہ امر دلالت کرے گا۔ پس دوست تحریک جدید کے چندے سب کے سب پورے کریں۔ اور جلد سے جلد پورا کریں۔ سوائے اشد مجبوری کے سال تک انتظار نہ کریں۔ اور میں پھر ایک دفعہ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ جس نے یوں ہی چندہ لکھوا دیا تھا۔ اور وہ ادا نہیں کر سکتا۔ وہ اب بھی اپنا نام کٹوا دے۔ ورنہ میں تو ایسے شخص کو منافق سمجھنے پر مجبور ہوں گا۔ جس نے اپنی آزاد مرضی سے چندہ لکھوایا بغیر اس کے کہ اس پر کسی قسم کا جبر کیا جائے۔ اور پھر اپنے وعدہ کو پورا نہ کیا۔ اور اپنے پیدا کرنے والے خدا سے دھوکا کیا۔ یا پھر اسے ثابت کرنا ہوگا۔ کہ اس پر کوئی ایسی ناگہانی آفت گری جس کی وجہ سے اس کے لئے چندہ ادا کرنا ناممکن ہو گیا۔ مگر جھوٹی عذر اور دانی تنگی جو چندہ لکھانے

ہندوستان میں سیلاب کی تباہ کاریاں

ہندوستان کے مختلف صوبوں مثلاً یوپی اور بہار میں شدید بارشوں کے باعث دریاؤں میں بے پناہ طغیانی آجانے سے جو تباہی نازل ہوئی ہے۔ اس کی تفصیلات ناظرین کرام اخبارات میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اور دیکھ چکے ہیں۔ کہ قدرت نے کس طرح ہزاروں لاکھوں انسانوں کو تباہ حال اور خانماں برباد کر کے رکھ دیا ہے گاؤں کے گاؤں تنکوں کی طرح سیلاب کی طوفان خیز رو کے سامنے بہ گئے۔ ہزاروں مویشی بے پناہ موجوں کی نذر ہو گئے۔ فصلیں تباہ ہو گئیں۔ اور متعدد انسانی جانیں تلف ہو گئیں۔ حکومت یوپی کی سرکاری رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ... ۲ دیہات میں سیلاب کی وجہ سے تباہی آئی۔ صرف لکھنؤ شہر میں ... ۴ مکانات منہدم ہو گئے۔ انسانی جانوں کے اتلاف کا بہم پہنچائی شدہ معلومات کی بناء پر جو اندازہ لگایا گیا ہے۔ اس کے مطابق ۵۰ نفوس ہلاک ہوئے۔ ممکن ہے اس سے بہت زیادہ ہلاک ہوئے ہوں۔ سیلاب کی نذر ہونے والے مویشیوں کی تعداد ۲۵۰۰ بیان کی گئی ہے۔

بہر حال صوبہ کے طول و عرض میں اس قدر وسیع نقصان ہوا ہے کہ اس کا اندازہ لگانا نہایت مشکل امر ہے اسی طرح صوبہ بہار میں بھی دریاؤں کی طغیانی کے باعث کافی نقصان ہوا ہے پنجاب میں بھی دریائے راوی نے جسے عموماً بے ضرر خیال کیا جاتا ہے۔ قرب و جوار میں وہ تباہی مچائی ہے جس کی نظیر گذشتہ پچاس ساٹھ سال میں نہیں ملتی۔ اگرچہ حکام نے دریا کے کنارے آباد دیہاتیوں کو سیلاب کے خطرہ سے آگاہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کے انتباہ سے زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتا ہے۔ کہ لوگ محفوظ مقامات پر پہنچ کر اپنی جانیں بچا سکیں۔ اس کے علاوہ وہ اپنے مواشی اور مال و اسباب کو سیلاب کی دستبرد کے لئے چھوڑنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ان حالات میں ان مصیبت زدگان کی جو کیفیت ہو سکتی ہے وہ ظاہر ہے۔ اگرچہ گورنمنٹ اور پرائیویٹ اداروں کی طرف سے عام طور پر مصیبت زدگان سیلاب کے لئے خوراک اور پارچات وغیرہ مہیا کر کے ان کی امداد کر دی جاتی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ امدادی کام ان آفت زدوں اور بلاکشوں کے زہرہ گداز مصائب و آلام کی وسعت کے لحاظ سے بالکل ناکافی ہوتا ہے اور بے شمار لوگ مجسمہ عبرت بن کر دربدر پھرتے نظر آتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ بہت کم لوگ ان سے سبق حاصل کرتے ہیں حالانکہ کچھ عرصہ سے ہندوستان پر کسی نہ کسی مصیبت کا مسلط رہنا اور ہر سال کسی نہ کسی علاقہ میں ہلاکت اور تباہی کا پایا جانا ایسی غیر معمولی بات ہے۔ کہ ہر عقل و سمجھ رکھنے والے انسان کا دل کانپ جانا چاہیئے۔ اور اسے غور کرنا چاہیئے کہ غیر معمولی مصائب کے پے در پے آنے کی وجہ کیا ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے غضب سے بچنے کے لئے اس طرف متوجہ ہوں۔ انہیں ہم اس انذار کی طرف توجہ دلاتے ہیں جس سے آج سے کئی سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر دنیا کو اور خاص کر اہل ہند کو آگاہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا۔

"وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائینگے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائیگا۔ پس توبہ کرو اور خدا کے...

فیض الحسن آلو مہاری کے مقدمہ کی سماعت

گواہانِ استغاثہ کی شہادتیں

گورداسپور ۲۵ و ۲۶ اگست۔ فیض الحسن کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ گزشتہ سماعت پر عدالت نے فرد جرم عاید کر دی تھی۔ کل کارروائی پونے گیارہ بجے شروع ہوئی۔

نصر دین نمبردار کا بیان

نصر دین نمبردار گواہ استغاثہ نے کہا میں ۳ و ۴ مئی کو پٹھانکوٹ کانفرنس میں موجود تھا۔ جلسہ میں ایک ہیڈ کانسٹیبل نوٹ لیتا تھا۔ میں نے نوٹ بک پر دستخط کئے تھے۔ ملزم نے میرزائیوں کے خلاف تقاریر کی تھیں ملزم کی تقریر کے حسب ذیل فقرے مجھے یاد ہیں۔

(۱) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں رحمت لے کر آئے۔ اور میرزا زحمت لے کر آیا۔ (۲) مسلمان ہندوستان میں ۹ کروڑ ہیں۔ وہ میرزائیوں کو تھوک کر غرق کر سکتے ہیں۔ (۳) جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرے۔ وہ واجب القتل ہے۔ مجھے تقریر کا اور حصہ یاد نہیں جرح کے جواب میں کہا۔ کہ مجھے کسی دوسرے مقرر کی تقریر کا کوئی حصہ یاد نہیں۔ میں غیر تعلیم یافتہ ہوں۔ میں نے ۳ و ۴ مئی کی تقریروں پر دستخط کئے تھے۔ کیونکہ تین دن کانفرنس ہوتی رہی تھی۔ کاپی بک کے کاغذوں کا رنگ سفید تھا۔ معلوم نہیں کہ لکیریں تھیں یا نہیں۔ ۳ مئی کو دو تین مرتبہ دستخط کئے تھے میں نہیں کہہ سکتا کہ ہر پرچہ پر کتنی دفعہ دستخط کئے تھے۔ مزید سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ میرے سامنے ماسٹر نور محمد نے دستخط کئے تھے۔ مگر دوسروں کے کاپی بک پر دستخط کرنے کے متعلق مجھے یاد نہیں۔ میں صرف اپنے دستخط کر سکتا ہوں۔ ۳ مئی کو تین آدمیوں نے تقریریں کی تھیں۔ میں نے ملزم کی تقریر کے دوران میں بھی کاپی پر دستخط کئے تھے اور بعد میں بھی۔ میں وجہ بیان نہیں کر سکتا۔ کہ ملزم کی تقریر کے وہ حصے جو میں نے لکھائے ہیں۔ کیوں یاد رہے ہیں۔ اور باقی مقررین کی تقریریں کیوں یاد نہیں۔ میرا بیان غالباً تقریر والے دن یا اگلے دن ہوا تھا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ میرا بیان کس نے لکھا تھا۔

نور دین ملازم بلدیہ کا بیان

نور دین ولد پیرانڈتا ملازم میونسپل کمیٹی پٹھانکوٹ گواہ استغاثہ نمبر ۴ نے بیان کیا۔ میں ۳ و ۴ مئی کو احرار کانفرنس پٹھانکوٹ کے جلسہ میں گیا تھا۔ ملزم نے تقریریں کی تھیں جو زیادہ تر میرزائیوں کے خلاف تھیں۔ ملزم کی تقریر کے کچھ فقرے یاد ہیں۔ مثلاً قادیان میں ایک بد آدمی حضرت محمد صلعم کی توہین کرتا ہے۔ اس بد آدمی نے دربار محمدی کا کتا بھی

اچھا ہے۔ بد آدمی سے مراد مرزا غلام احمد تھی۔ (۲) ختم نبوت کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا واجب القتل ہے۔ اور اس کے ماننے والوں کا بھی یہی حشر ہونا چاہیئے۔ تقریر کے چند فقرے سنانے کے بعد گواہ نے کہا کہ میں احمدی ہوں ہم مرزا غلام احمد کو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبی مانتے ہیں ہم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا اور سچا نبی مانتے ہیں۔ احرار اور احمدیوں کے تعلقات عرصہ چھ سال سے ناخوشگوار چلے آتے ہیں۔ ملزم احراری لیڈر ہے ملزم کی تقریر سننے کے بعد میرے جذبات مشتعل ہو گئے تھے۔ چونکہ ہمارے خلیفہ کی طرف سے امن کو برقرار رکھنے کی سخت ہدایت تھی۔ ورنہ کشت وخون ہو جاتا۔ جرح کے جواب میں کہا۔ میں تقریر کے نوٹ نہیں لکھتا تھا۔ میں ۳-۴ مئی کو اپنی ڈیوٹی پر تھا۔ میں نے تمام تقریریں نہیں سنی تھیں۔ صرف چند تقریریں سنی تھیں۔ ۴ مئی کی رات کو صرف ۵-۷ منٹ تقریر سنی تھی۔ مولوی عطاء اللہ نے کہا تھا۔ کہ ظفر اللہ سرکاری ملازم ہوتے ہوئے بھی تبلیغ میرزائیت کرتا ہے مگر ہمارے مسلمان تبلیغ اسلام نہیں کرتے عطاء اللہ کی تقریر کا کوئی اور فقرہ یاد نہیں۔ میں نے سوائے ملزم اور عطاء اللہ کی تقریر کے اور کسی کی تقریر نہیں سنی۔ میں نے کسی سپاہی کو بیان دینے کے لئے نہیں کہا تھا۔ کہ میں گواہی دوں گا۔ مجھے معلوم نہیں کہ صدر انجمن احمدیہ پٹھانکوٹ جلسہ میں شریک ہوا تھا یا نہیں۔ میرے خلاف سپیشل کمیٹی پٹھانکوٹ میں رشوت ستانی کا مقدمہ چلایا گیا تھا مگر میں باعزت بری ہو گیا تھا۔

نذیر احمد کا بیان

نذیر احمد بی۔ اے سکنہ دولت پورہ گواہ استغاثہ نمبر ۷ نے بیان کیا۔ میں نے ۳-۴ مئی کو ملزم کی تقریریں سنی تھیں۔ وہ احمدیوں کے خلاف تھیں۔ ملزم کی تقریر کے حسب ذیل فقرے یاد ہیں۔ قادیان میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بدترین توہین کی جاتی ہے۔ اور ایک بد انسان نبی مرزا غلام احمد توہین کرتا ہے۔ جو دربار محمدی کے کتے سے بھی بدتر ہے۔ ختم نبوت کے بعد اگر کوئی دعوئے نبوت کرے تو اگر اس کو اور اس کے ساتھیوں کو قتل بھی کر دیا جائے تو کم ہے۔ انگریزوں نے مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے قادیان میں یہ چوہے پالے ہیں۔ انہوں نے مذہب کے نام پر یعنے میرزائیوں نے تجارتی کمپنی جاری کی ہوئی ہے۔ مولویو! ان کو مٹانے کے لئے عرب اور مصر سے مسلمانوں نے نہیں آنا ہے۔ ان کو مٹانا تمہارا ہی کام ہے۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں دنیا میں رحمت بن کر آیا ہوں۔ اور یہ یعنی مرزا غلام احمد زحمت بنکر آیا ہے ہم حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین برداشت نہیں کر سکتے۔ ہم ان کو نبی تسلیم کرتے ہیں۔

بہ سوال جرح بشیخ چراغ دین پلیڈر بیان کیا۔ میں نے ملزم اور عطاء اللہ کی تقریر کے سوا اور کسی کی تقریر کو نہیں سنا تھا۔ عطاء اللہ کی تقریر سر فضل حسین اور سر ظفر اللہ خان کے خلاف تھی۔ میرا پولیس کے پاس کوئی بیان نہیں ہوا تھا۔ قریباً دس پندرہ یوم بعد تھانیدار پولیس نے دریافت کیا تھا کہ تم اس جگہ جلسہ میں تھے۔ میں نے کہا تھا کہ ہاں اور گواہی دے سکتا ہوں۔ "الفضل" میں احرار کانفرنس پٹھانکوٹ کی کارروائی شائع ہوتی تھی۔ ملزم کے متعلق چونکہ عام طور پر مشہور تھا۔ کہ یہ احمدیوں کے خلاف تقریر کرتا ہے۔ اس واسطے میں سننے گیا تھا۔ مجھے اس وقت یاد نہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی تعلیم ہے کہ جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوئے نبوت کرے وہ مفتری ہے۔ ملزم کی تقریر میں میرزائیت کو مٹانا سے یہ مراد تھی۔ کہ یا تو احمدیوں کو زبردستی ہم عقیدہ بنایا جائے۔ یا مار دیا جائے۔

ہربنس لال کی گواہی

ہربنس لال سب انسپکٹر پٹھانکوٹ نے بیان کیا۔ کہ ۳ مئی کو احرار کانفرنس پٹھانکوٹ میں منعقد ہوئی تھی۔ تقریر کے نوٹ فیروز دین لیتا تھا۔ اور نوٹ پر گواہوں کے دستخط ہوتے تھے۔ میں جلسوں میں جایا کرتا تھا۔ اور پھر واپس بھی آ جاتا تھا۔ میں نے نوردین کو ۳، اور ۴ مئی کے جلسوں میں دیکھا تھا۔ میرے خلاف مارچ اور اپریل کے مہینہ میں محکمانہ تحقیقات ہوئی تھی۔ احرار نے میرے خلاف درخواست نہیں دی تھی۔

عبد المجید کا بیان

عبد المجید سپاہی نے کہا کہ ملزم فیض الحسن نے اپنی تقریر میں کہا تھا۔ کہ میرزائی فرقہ مسلمانوں کا دشمن ہے۔ ہندوؤں کا بھی دشمن ہے۔ کیونکہ مرزا نے ہندوؤں مسلمانوں اور عیسائیوں کے بانی مذاہب کو گالیاں دیں۔ کوئٹہ میں زلزلہ آیا ہزاروں بیوائیں ہوئیں بہت سے بے کس یتیم ہو گئے۔ اور مرزائیوں نے کہا۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس لعنت کا بانی کون ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی ہے یہ غلامی کا چوہا ہندوستان کی آزادی کا دشمن ہے۔

فیض الحسن کا بیان

س۔ تم نے ۲۱ فروری کو دودھو جلسہ میں تقریر کی تھی
ج۔ ہاں
س۔ کیا تم نے اس تقریر میں حسب ذیل قسم کے الفاظ یا اس مفہوم کے الفاظ جو حوالہ نمبر ۲ اور ۳ میں درج ہیں کہے تھے۔
ج۔ اس حوالہ میں "میرزائی فرقہ مسلمانوں کا بھی دشمن اور ہندوؤں کا بھی دشمن ہے" میرا فقرہ نہیں۔ "میرزا نے ہندوؤں مسلمانوں عیسائیوں کے بانیان مذاہب کو گالیاں دیں" یہ میرے الفاظ ہیں۔
کوئٹہ میں زلزلہ آیا ہزاروں بیوائیں ہوئیں بہت سے بیکس یتیم ہو گئے مگر میرزائیوں نے کہا پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی میرے الفاظ ہیں۔
"اس لعنت کا بانی کون ہے وہ میرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ ہماری تلوار ...... یہ غلامی کا چوہا" میں نے نہیں کہا۔
"ہندوستان کی آزادی کا دشمن ہے" میرے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۲۷ اگست۔ چین کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حال میں مشہد کے قریب ایران میں زبردست زلزلہ آیا۔ جس کی وجہ سے دو گاؤں بالکل تباہ ہو گئے۔

نیویارک ۲۷ اگست۔ روزنامہ "نیویارک ٹائمز" لکھتا ہے کہ اگر مسٹر روز ویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ آئندہ انتخابات میں دوبارہ کامیاب ہو گئے تو دنیا میں امن کے قیام کے لئے ایک اہم کانفرنس کے انعقاد کی دعوت دیں گے۔ اس میں شاہ ایڈورڈ ہشتم موسیو سٹالن۔ ہٹلر۔ مسولینی۔ لی برن صدر جمہوریہ فرانس کو بھی شمولیت کی دعوت دی جائیگی اس کے علاوہ جاپان چین اور چند دیگر حکومتوں کے مندوبین کو بھی مدعو کیا جائیگا۔

شملہ ۲۷ اگست۔ اسمبلی کے ممبروں نے آئندہ اجلاس کے لئے ۱۲۰۰ ریزولیوشن پیش کرنے کے نوٹس دئے ہیں۔ ان میں سے ایک ہزار سوالات ہیں۔ جو صرف زبانی جواب چاہتے ہیں۔

لائل پور ۲۷ اگست۔ گذشتہ شب ستیہ گنج کے شاملہ میں مجلس اتحاد ملت کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں احراریوں نے ہلڑ مچا دیا۔ پہلے ہی مقرر کو احراریوں نے بولنے نہ دیا۔ اور صدر کو دیگر کارکنوں سمیت سٹیج سے اتار دیا۔ حاضرین میں دھینگا مشتی تک نوبت پہنچ گئی۔

استنبول (بذریعہ ڈاک) حکومت ترکیہ ایران اور ترکی کے درمیان ریلوے لائن تعمیر کرنے کی کوشش کر رہی ہے جب تک ریلوے لائن تعمیر نہیں ہوتی اس وقت تک موٹروں سے کام لیا جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب رضا شاہ پہلوی تاجدار ایران ترکی کی سیاحت کے لئے ترکی آئے۔ تو مصطفےٰ کمال پاشا سے ہر دو ملک کو ریلوے کے ذریعہ ملانے کی تجاویز پر بھی گفتگو ہوئی۔ اور اسی کے نتیجہ میں ریلوے لائن تیار کی جا رہی ہے۔

پونا ۲۷ اگست۔ امساک باراں کے باعث دکن کے چار اضلاع میں سخت قحط پڑ رہا ہے۔ چنانچہ کسانوں کو تقاوی قرضہ دینے کے لئے حکومت سے پانچ لاکھ روپیہ کی منظوری حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ نیز حکومت کے ارباب حل و عقد مختلف قسم کے امدادی کاموں کی تدابیر سوچ رہے ہیں۔

لاہور ۲۷ اگست۔ کوہستان شوالک پر موسمی بارش کا ضلع ہوشیار پور پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ چونکہ اس کوہستان پر درخت بالکل نہیں۔ اس لئے شدت کی بارش سے اس کی چٹانیں ریت کی شکل اختیار کر کے ضلع ہوشیار پور کے علاقہ کو صحرا کی شکل میں تبدیل کر رہی ہیں۔ اس صحرا نے قریباً ۹۴۰ دیہات کی ۷۰ ہزار ایکڑ زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔

لاہور ۲۷ اگست۔ بکرٹری محکمہ جات منتقلہ گورنمنٹ پنجاب نے بلدیہ لائل پور کے چھ ارکان کو نوٹس دیا ہے کہ وہ وجہ بیان کریں کہ کیوں نہ انہیں اپنی حیثیت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے الزام میں بلدیہ سے علیحدہ کر دیا جائے۔ یہ نوٹس اس اختلاف کا نتیجہ ہے۔ جو گذشتہ جون میں پنڈت جواہر لال نہرو کے لائل پور میں آمد پر انہیں ایڈریس پیش کرنے کے سلسلہ میں پیدا ہوا تھا۔

ماسکو ۲۷ اگست۔ ہاربن میں مقیم سوویٹ قونصل اور ٹوکیو میں متعین روسی سفیر نے جاپانی ہوائی جہازوں کی طرف سے روسی علاقہ میں داخل ہو کر امن کے آئین کی خلاف ورزی کئے جانے کے سلسلہ میں پروٹسٹ کیا۔ روسیوں کا اعلان ہے کہ ۱۴ اور ۲۳ اگست کے درمیان جاپانی طیاروں نے پانچ دفعہ روسی سرحد کے اندر چھ سے ۵ کلومیٹر تک پرواز کیا

شنگھائی ۲۷ اگست۔ چنگٹو کے مظاہرہ کے سلسلہ میں جس میں کہ دو جاپانی اخبار نویسوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ دو سرغنوں کو آج پھانسی دے دی گئی۔

بیت المقدس ۲۷ اگست۔ بیت المقدس کے مفتی اعظم کے مکان پر عربوں کی ہائی کمیٹی نے ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ۵۰ قائدین نے شمولیت کی۔ اس اجلاس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ عراق کے وزیر خارجہ نوری پاشا کو برقیہ ارسال کیا جائے کہ وہ بیت المقدس آ کر مصالحت و مفاہمت کی گفت و شنید کو شروع کر دیں۔ اس اقدام سے مسئلہ فلسطین کے تصفیہ کی صورت کے امکان نمایاں ہو رہے ہیں۔

بیت المقدس ۲۷ اگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ عوام کے ایک مشتعل ہجوم نے پانی اور پٹرول کے نلوں کو اکھاڑ دیا ایک مقام پر پٹرول کے ذخائر کو آگ لگا دی فوج اور پولیس ہجوم کو منتشر کرنے میں ناکام رہی طیاروں کے ذریعہ بم برسا کر ہجوم کو منتشر کیا گیا۔

پیرس ۲۷ اگست۔ حکومت ترکیہ اور فرانس کے درمیان ایک حربی معاہدہ کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے سیاسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ سپین کے حالات درست ہونے کے بعد انگورہ میں اس معاہدہ پر دونوں حکومتیں دستخط ثبت کر دیں گی۔

ضروری اعلان

الفضل میں متعدد بار شائع شدہ اعلانات زیر عنوان "بے کار نوجوانوں کے لئے نادر موقع" کے سلسلہ میں جو دوست ۳۱ اگست کو قادیان آنا چاہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی یونیورسٹی کی سندات ضرور اپنے ساتھ لائیں۔ آنے سے قبل اپنے متعلق یہ اطمینان کر لیں کہ وہ اعلان میں مندرجہ شرائط کے حامل ہیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

بیت المقدس ۲۷ اگست۔ شام اور حمص کے ۳۵۰ نوجوان جو جدید آلات حرب سے مسلح ہیں سرحد شام کو عبور کر کے فلسطین میں داخل ہو گئے ہیں تاکہ عربوں کی امداد کر سکیں۔

ہنڈسے ۲۷ اگست۔ اردن کے قریب زبردست معرکہ جس کی کل اطلاع دی جا چکی ہے۔ آج صبح کے وقت جاری رہا پہلے سرکاری فوج نے باغیوں پر طیاروں سے بم برسائے اس کے بعد توپ خانہ نے گولہ باری شروع کی۔ چھ گھنٹہ کی خونریز جنگ کے بعد باغی فوج نے ۲۰۰ مقتولین کو میدان جنگ میں چھوڑ کر پسپا ہو گئی۔ آج بعد دوپہر اردن کے مقام پر شدید گولہ باری جاری رہی۔ باغیوں کے طیاروں نے اردن پر چالیس پچاس بم پھینکے۔ مالی اور جانی نقصان کا اندازہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔

جموں ۲۷ اگست۔ بھمبر ضلع میرپور میں شدید طغیانی کے باعث بے شمار مویشی پانی کی تیز رو میں بہہ گئے۔ ۱۹ اشخاص پانی کی زد میں آ گئے جن میں سے تیرہ کو بچا لیا گیا۔

اعلان تعطیل

آخری ہفتہ اور آیت وار کی تعطیلات کی وجہ سے ۳۱ اگست اور یکم ستمبر کو پرچہ شائع نہیں ہوگا اگلا پرچہ ۲ ستمبر کا ہوگا۔ (مینیجر)

مدراس ۲۷ اگست۔ مالابار کے فاقہ کش لوگوں نے مدراس کے ایوان کونسل میں داخل ہونے کی ناکام کوشش کی تاکہ اپنی شکایات کو ارکان کونسل کے سامنے پیش کر سکیں۔ پولیس نے ان کو اندر داخل ہونے نہ دیا۔

رنگون ۲۷ اگست۔ حکومت برما نے برما کے ترمیم شدہ ضابطہ فوجداری کے ماتحت برما کے چار اضلاع میں ۱۲۱۲ انجمنوں کو خلاف قانون جماعتیں قرار دے دیا ہے۔

گورداسپور ۲۷ اگست۔ ضلع گورداسپور کے بعض حصوں میں دریائے راوی میں طغیانی کے باعث سخت نقصان ہوا ہے بعض دیہات بالکل تباہ ہو گئے ہیں فصلیں برباد ہو گئی ہیں۔ بعض جگہ دریا کا پاٹ ڈیڑھ میل سے بھی چوڑا تھا۔

امرتسر ۲۷ اگست۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۱۱ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے سونا دیسی ۵۰ روپے ۱۱ آنہ اور چاندی دیسی ۴۹ روپے ۳ آنے۔